توکل اور قناعت

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

17-Aug-2017

توکل اور قناعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کی، وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ اور پھر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔

(تفسیر در منثور ج:۸ ص:۶۹۸ بیروت)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ دوران بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچونگی، نہ بیان کی ریکارڈنگ کرونگی نہ اور کسی قسم کی آواز (کہ اسکی اجازت نہیں) ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ جو کچھ سنو گی اسے سن کر سمجھ کر اس پہ عمل کرنے، بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

روزی کا وسیلہ:

منقول ہے کہ مسجِدُ الحَرام شریف (مکہ مکرمہ) میں ایک عابِد (عبادت گزار شخص) رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے دو روٹیاں دے جاتا، وہ اُس سے افطار کرلیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں مشغول ہو جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا توَکُّل ہے کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر تکیہ (بھروسا) کرکے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رزّاق عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو عابِد نے واپَس کر دیں۔ اِسی طرح تین روز گُزار دیئے۔ جب بھوک کا غَلَبہ (Domination) ہوا تو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے فریاد کی۔ شب کو خواب میں دیکھا، کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عابِد نے عرض کی: مولا! میرے دل میں

خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر تکیہ (بھروسا) کر بیٹھا ہوں۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا: وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ عابِد نے عرض کی، یااللہ! تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دَوران یہ بھی دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص رَبُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے پوچھا: تُونے اس عابِد کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟ اُس نے عرض کی: اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا: اے بندے! وہ روٹیاں تُو کسے دیتا تھا؟ اس بندے نے عرض کی: میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا: تُو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے عِوَض میں جنّت ہے۔ (رَوض الرِیاحین ص ۱۳۳، ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے پیشِ نظر کیا جانے والا صدقہ جنت میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور پرہیز گار بندے اس پر توکُّل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ عبادت گزار شخص شب بھر عبادت میں مصروف رہتا، دن کو روزہ رکھتا یُوں رات دن عبادت میں بسر کرتا اسے یقین (Believe) تھا کہ وہ ذات کہ جس کی میں عبادت میں مصروف ہوں روزی دینا اور اپنے بندوں کا پیٹ پالنا اسی کا کام ہے، میں اس کے کام میں مصروف ہوں اور اس کی عبادت کر رہا ہوں تو وہ مُسبِّبُ الاَسباب بھی میری روزی کے اسباب بنا ہی دے گا اور ایسا ہی ہوتا روزانہ ایک بندہ شام کے وقت آکر اسے دو روٹیاں دے جاتا جس سے وہ روزہ افطار کرتا اور پھر سے عبادت پر کمربستہ ہو جاتا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس طرح کا توکل کرنا اس کے محبوب بندوں کا شیوہ ہے۔ نیز اس حکایت سے درسِ توکل کے ساتھ ساتھ قناعت کی ترغیب بھی ملتی ہے، غور کیجئے! کہ ہم جب رمضان کے فرض روزے رکھتے ہیں تو افطار میں اپنے کھانے کیلئے طرح طرح کی عُمدہ اور عالیشان نعمتیں جمع کرتے ہیں، ایک مَرغُوب چیز بھی کم ہو جائے تو گھر والوں سے خَفا ہوتے ہیں، جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ عبادت گزار بندہ روزانہ روزہ رکھتا مگر افطار میں فقط

www.dawateislami.net

دو روٹیوں پر ہی اِکتفا کر تا تھا، چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اپنے نفلی روزوں کیلئے ہمارے فرض روزوں سے بھی زیادہ عُمدہ اور بہترین افطار کا اہتمام کرتا لیکن قربان جایئے! اس کی عالیشان قناعت پر کہ روزانہ دو ہی روٹیوں سے افطار کرتا اور انہیں اپنے لیے کافی سمجھتا۔ ہمیں بھی قناعت (Contentment) کی عادت اپنانی چاہیے، آج ایک تعداد رزق میں کمی اور مال میں بے برکتی کی شکار نظر آتی ہے، ایسوں کو چاہیے کہ رزق میں اضافے اور برکت کے ساتھ ساتھ اپنے لئے قناعت کی دولت ملنے کی دُعا بھی کیا کریں، کیونکہ قناعت جس بندے کو نصیب ہو جائے اسے دُنْیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ قناعت بندے کو غیر کے دروازے پر جھکنے اور کسی کے سامنے دَسْتِ سوال دراز کرنے سے بچا کر صرف رَزّاقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنا سکھاتی ہے۔ قناعت بندے میں خودداری اور حمیت پیدا کرتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کو غلام بنا کر رکھ دیتی ہے۔

قناعت کی تعریف:

قناعت کہتے کسے ہیں؟ اس کی تعریف کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدُالمصطفےٰ اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: انسان کو جو کچھ خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مل جائے، اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے، حرِص اور لالچ کے چھوڑ دینے کو "قناعت" کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لئے خدا عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، قناعت پسند انسان سُکون کی دولت سے مالا مال رہتا ہے جبکہ حریص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ (جنتی زیور، ص۱۳۶ ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک ہے، قناعت کرنے والا اپنی خواہشات کو روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والا نفس کا غلام بن کر ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ قناعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے کی توفیق ملتی ہے جبکہ اگر قناعت سے مُنہ موڑنے والے کی ایک بھی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتا ہے۔ قناعت

www.dawateislami.net

کرنے والا مزید کی خواہش کے بجائے صبر کے دامن میں پناہ لیتا ہے۔ قناعت انسان کی بُلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کی نَفْس پرستی، حرص، بخل اور اِنْفاق فِیْ سَبِیْلِ اللہ سے دُوری کا سبب بنتی ہے۔ قناعت کی اَہمیَّت کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اپنے نیک اور مُقَرَّب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ خَصلت (Habit) اور عادت عطا فرماتا ہے۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اوراولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ہمیں اس اچھی خصلت کے پیکر نظر آتے ہیں۔

مُصْطَفٰے کی قناعت پہ لاکھوں سلام!

ہمارے پیارے آقا، کائنات کے والی، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری زندگی صبر و قناعت سے بھری ہوئی ہے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیاتِ طیبہ میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر نہیں آتا اور نہ کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان چیزوں کے حُصُول کی کوشش کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِ غنیمت پر مُشْتَمِل بڑے بڑے خزانے ملتے مگر آپ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے تین دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (بخاری، کتاب الاطعمه، باب وقول اللّٰه تعالی: کلوا۔۔۔الخ، ج۳/ ۵۲۰، حدیث: ۵۳۷۴) دو جہاں کے سردار ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرماتے، سرِ انور رکھنے کیلئے کھجور کی چھال بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ استعمال فرماتے۔ (المواهب اللدنيه مع شرح الزرقانی، تکمیل، ج۵، ص: ۹۶، ملخصاً) کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرماتے یہاں تک کہ کبھی آپ نے چپاتی نہیں کھائی، جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر غذا میں استعمال فرماتے۔ (سیرتِ مُصْطَفٰے، ص: ۵۸۵، ۵۸۶ ملخصًا) صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ عَلّامہ سیّد محمّد نعیم الدّین

www.dawateislami.net

مُراد آبادی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہِری تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جَو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے، آپ (رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس (Dress) پہنتا لیکن میں اپنا عیش وراحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔

(خزائنُ العِرفان، ص:۹۲۸، از فیضان سنّت، ص۶۴۶)

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی — بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا — صلی اللہ علیہ و سلم
کون و مکاں کے آقا ہو کر — دونوں جہاں کے داتا ہو کر
فاقے سے ہیں سرکارِ دو عالَم — صلی اللہ علیہ و سلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں جہاں کے خزانوں کا مالک ہو کر بھی قناعت سے بھرپور زندگی بسر کی ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، انہی کی اتباع کریں اور قناعت کرنے والے بنیں۔ قناعت کے کئی دُنیوی واُخروی فوائد ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سُنتے ہیں:

قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات:

1) قناعت دل سے دنیا کی مَحَبَّت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والا دُنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک وقت پر دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے جو کے دین کے لیے زہرِ

قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والا اَسباب سے زیادہ خالقِ اسباب پر نظر رکھتا ہے،اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ قَناعت سے عاری شخص اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے،اسی طرح وہ لوگوں سے اُمیدیں باندھتا اور ان سے توقعات وابستہ کرلیتا ہے۔

3) قناعت انسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سُکون اور اطمینان(Satisfaction) سے بسر ہوتی ہے۔ جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) قناعت سے حرص اور بخل جیسی بُری عادتیں ختم ہوتی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں قناعت بے حد مُؤثر ہے۔ جبکہ قناعت سے خالی شخص میں حرص اور بخل جیسی بُری عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں، نیز ایسا شخص کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر اعتراض کرنے لگتا ہے۔

5) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه، ج ۴، ص ۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۵)

رہیں سب شاد گھر والے شَہا تھوڑی سی روزی پر

عَطا ہو دَولتِ صَبر و قناعَت یارَسُولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

قناعت توکل کا زینہ ہے!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! قناعت کی طرح توکُّل بھی ان صفات میں سے ہے جو انسان کے اخلاق کو بہترین بناتی ہیں۔ قناعت اور توکُّل کا آپس میں گہرا تعلُّق (Connection) ہے۔ قناعت توکُّل کی سیڑھی ہے، قناعت انسان کو توکُّل پر اُبھارتی ہے اور بندہ کم مال پر اِکتفا کرتے ہوئے ربِّ کریم پر بھروسا کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل ایمان کے واجبات و فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرنا فرضِ عین ہے۔ (فضائلِ دعا، ص: ۲۸۷) جس کے دل میں توکُّل کا نور نہیں اس کا ایمان کامل نہیں اور اس کا دل اندھیر نگری کے سوا کچھ نہیں۔ توکل ایمان کی روح ہے۔ توکُّل ایسا عمل ہے جو بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قریب اور لوگوں سے دور کرتا ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں میں توکل ہی بندے کو اِستِقامت کے ساتھ ان کے مُقابلے کی قُوّت (Power) دیتا ہے۔ مُصیبتوں میں توکُّل ہی انسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔

توکل کا معنیٰ و مفہوم:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صراطُ الجنان" جلد 3 صفحہ 520 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "تَوَکُّل کا یہ معنی نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں۔ بلکہ توکل یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسا کرے۔ (تفسیر کبیر، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳/۴۱۰) اس بات کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میں اپنے اُونٹ کو

باندھ کر توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں ؟ ارشاد فرمایا ”تم اسے باندھو پھر توکل کرو۔ (ترمذی، کتاب صفة یوم القیامة، ۴/۲۳۲، الحدیث: ۲۵۲۵) یعنی توکل اس چیز کا نام ہے کہ کسی بھی کام کے کرنے میں اسباب سنتِ مُصْطفٰے سمجھ کر اختیار کیے جائیں اس کے بعد نتیجہ اللہ رب العزت عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اَسْباب کا نام نہیں بلکہ اسباب پر اِعْتماد کا ترک توکُّل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۷۹، ملخصًا) یعنی اسباب کو چھوڑ دینا توکل نہیں بلکہ اَسْباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور رب تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرنے کا نام توکُّل ہے۔

لوگوں کے ذریعے رزق پہنچانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے!

مَرْوِی ہے کہ ایک زاہِد (بہت نیک آدمی) آبادی سے کَنارہ کشی کر کے پہاڑ کے دامن میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا: ”جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرا رزق نہ دے گا میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔“ ایک ہفتہ گُزر گیا اور رزق نہ آیا، جب مرنے کے قریب ہو گیا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوا: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے پیدا کیا ہے لہٰذا میری تقدیر میں لکھا ہوا رزق مجھے عطا کر دے ورنہ میری رُوح قبض کر لے۔ “غیب سے آواز آئی: ”میرے عزت و جلال کی قسم! میں تجھے رزق نہیں دوں گا یہاں تک کہ تُو آبادی میں جائے اور لوگوں کے درمیان بیٹھے۔“ وہ نیک شخص آبادی میں گیا اور بیٹھ گیا، کوئی کھانا لے کر آیا تو کوئی پانی لایا، اس نے خوب کھایا اور پیا لیکن دل میں شک (Doubt) پیدا ہو گیا تو غیب سے آواز آئی: ”کیا تُو اپنے دنیاوی زُہد سے میرا طریقہ بدل دینا چاہتا ہے، کیا تُو نہیں جانتا کہ اپنے دستِ قدرت سے لوگوں کو رزق دینے کے بجائے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے لوگوں تک رزق پہنچاؤں۔“

(احیاء العلوم، ۴/۳۲۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! معلوم ہوا کہ رِزق کمانے کیلئے ضروری ہے کہ بندہ اسباب کو اختیار کرے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے، اسباب اختیار کرنے سے بے نیاز ہو کر صرف توکُّل توکُّل کی رٹ لگانا توکُّل نہیں

www.dawateislami.net

ہے، اسی طرح صرف اپنی تدبیر کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا یا صرف اسباب پر ہی تکیہ کرکے بیٹھ جانا یہ بھی توکُّل نہیں ہے۔ حقیقی توکُّل یہ ہے کہ اسباب اختیار کیے جائیں، مقدور بھر کوشش کی جائے اور تدبیر کے دروازے پر دستک دی جائے اور پھر ان اسباب پر بھروسا نہ کیا جائے بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر بھروسا کیا جائے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عادت ہے کہ تمام کام کسی نہ کسی سبب سے ہی واقع ہوتے ہیں۔ پیٹ تبھی بھرتا ہے جب بندہ کھانا کھاتا ہے، کھانا کھائے بغیر پیٹ نہیں بھر سکتا، بارش تبھی ہوگی جبکہ بادل موجود ہوں گے، بغیر بادلوں کے بارش نہیں ہوتی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توکل قرآنِ پاک کی روشنی میں:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ کرنا اور اپنے تمام اُمور کے انجام کو اسی کے سپرد کر دینا ایک بہترین صفت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر ہمارا ایسا کامل بھروسا ہونا چاہیے کہ جب بھی کسی نیک وجائز کام کا اِرادہ یا آغاز کریں تو صرف اسباب پر نظر رکھنے کے بجائے خالقِ اسباب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر بھی نظر ہونی چاہیے کیونکہ اسباب تو عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔ جو مسلمان بیماریوں، پریشانیوں، آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں بلکہ اپنے ہر مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ توکُّل کی برکت سے اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کا حامی و ناصِر بن جاتا ہے بلکہ اس کی برکت سے وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اس کے سر اپنی محبوبیت کا تاج سَجا کر اسے اِنعام واِکرام سے بھی نوازتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ (پارہ 28 سُوْرَۃُ الطَّلاق کی آیت نمبر 3 میں) ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ ط تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (پ۲۸، طلاق:۳)

اور (پارہ 4 سُورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 159 میں) ارشادِ ربّانی ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ان آیاتِ مُبارکہ کے بعد فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے جس پر فائز شخص کو اللہ تعالیٰ کی محبَّت حاصل ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے، اس سے محبَّت کرے اور اس کی رعایت فرمائے اس نے بہت بڑی کامیابی (Success) حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دُوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۴/۳۰۰)

قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر توکُّل کرنے والوں کو مومنِ کامل بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 9 سُوْرَةُ الْاَنْفَال آیت نمبر 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! غور کیجئے! اس آیتِ کریمہ میں ایمان میں سچے اور کامل لوگوں کے تین اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ (1) جب رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سُن کر ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (3) وہ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔ (صراط الجنان، ۳/ ۵۱۹، ملتقطاً) افسوس! آج ہم توکل سے بہت دور ہوتے جارہے ہیں، دَھن کمانے کی دُھن ہم پر ایسی غالب آچکی ہے کہ توکل کا کشکول ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے۔

توکُّل اور احادیثِ طیبہ:

احادیثِ طیبہ میں کئی مقامات پر توکُّل کی اَہمیّت بتائی گئی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی

www.dawateislami.net

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف انداز میں توکُّل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ آیئے "توکُّل" کے چار حُروف کی نِسبَت سے چار (4) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے گا جیسے پرندے کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا اور شام کو سیر ہو کر لوٹتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکل علی اللہ، ۱۵۴/۴، حدیث: ۲۳۵۱)
2. ارشاد فرمایا: چار چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندے ہی کو عطا فرماتا ہے (۱) خاموشی اور یہی عبادت کی ابتدا ہے (۲) توکل (۳) تواضع (۴) اور دنیا سے بے رغبتی۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الکبر، ج ۱۰، ص ۲۵۶)
3. ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ (زمانے میں) باعزت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے، اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ دولتمند ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود شے سے زیادہ اس شے پر اعتماد کرے جو اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے۔ (منہاج العابدین ص ۱۰۴)
4. ارشاد فرمایا: مجھے تمام امتیں دکھائی گئیں (میں نے دیکھا) کہ کوئی نبی اپنی اُمَّت کو لئے جا رہا ہے کوئی گروہ کو، کوئی دس افراد کو، کوئی پانچ کو اور کوئی نبی اکیلا ہی جا رہا ہے پھر ایک بہت بڑی جماعت پر میری نظر پڑی تو میں نے جبرائیل سے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری اُمَّت ہے؟ تو جبرائیل نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کی طرف دیکھیں! جب میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو مجھے ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی، تو جبرائیل نے کہا: آپ کی اُمَّت یہ ہے، ان میں سے ستّر ہزار آدمی حساب کتاب کے بغیر ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، تو میں نے کہا اس کی

www.dawateislami.net

کیا وجہ ہے؟ تو جبرائیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگواتے ہیں، نہ جنتر منتر کرتے ہیں اور نہ ہی (شگون لینے کے لیے) پرندے اُڑاتے ہیں، اور یہ لوگ صرف اپنے ربّ پر توکُّل کرتے ہیں، حضرت عکاشہ بن محصن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے لیے دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان (خُوش نصیب) لوگوں میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! عکاشہ کو بھی ان میں سے کر دے، پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرے لیے بھی دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالی مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا (اس دُعا میں) عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔ (بخاری، ج ۴، ص ۲۵۸، حدیث: ۶۵۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کردہ حدیثِ پاک کا مقصد یہ ہے کہ ہم توکُّل کے عادی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں ۔ توکُّل کی عادت اپنانے ، نیکیاں کرنے، حرص ولالچ اور دوسرے گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے، سنتوں پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقہ کے 8 دنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام " سنتوں بھرا اجتماع " بھی ہے جس میں علمِ دین سیکھا سکھایا جاتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی تو کیا ہی بات ہے. جیسا کہ امیر المومنین مولیٰ مشکل کشا شیر خدا کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے، موزے یا کپڑے پہنتا ہے تو اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اللہ عزوجل اسکے گناہ معاف فرما دیتا ہے."

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جہاں سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دیگر برکات ہیں وہیں سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرکے دعاؤں کی قبولیت کی بھی مدنی بہاریں ہیں آیئے ! آپ کی ترغیب کیلئے ایک خُوشگوار و مُشکبار مدنی بہار آپکے گوش گُزار کرتی ہوں۔ چُنانچِہ :

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ معاذاللہ عزوجل میں نت نئے فیشن کی شوقین اور نمازیں قضا کر دینے کی عادی تھی. ہماری خوش بختی کہ میری ایک بیٹی دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئی. وہ مجھے بھی انفرادی کوشش کے ذریعے سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دیتی رہتی تھی لیکن میں اس کی بات کو نظر انداز کر دیا کرتی تھی. ایک مرتبہ حسبِ معمول میری بیٹی نے مجھ پر انفرادی کوشش کی اور مجھے دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کی ایک برکت یہ بھی بتائی کہ الحمدللہ عزوجل دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شریک ہونے والیوں کی دعاؤں کی قبولیت کے کئی واقعات ہیں، لہذا آپ بھی اجتماع میں شریک ہوں اور بھائی کے لئے دعا کیجئے. بات یہ تھی کہ میرے بیٹے کی شادی کو چار سال کا عرصہ گزر چکا تھا مگر وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی بیٹی کی ترغیب پر یہ نیت کی کہ ان شاء اللہ عزوجل میں دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروں گی اور اپنے بیٹے کے لئے اولاد کی دعا مانگوں گی ۔ الحمدللہ عزوجل میں نے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنا شروع کر دی۔ وہاں میں اپنے بیٹے کے لئے بھی دعا کیا کرتی ۔ کچھ ہی عرصے میں اللہ عزوجل نے میرے بیٹے کو اولاد کی نعمت سے مالا مال فرما دیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک اور برکت یہ بھی ملی کہ تقریباً تین سال سے میرے پاؤں میں جو شدید تکلیف رہتی تھی الحمدللہ عزوجل مجھے اس سے بھی نجات مل گئی۔

مانگیں گے، مانگیں جائیں گے، منہ کی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تراجم کا تعارف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی جہاں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہے وہیں ساری دُنیامیں عشقِ رسول کی شمعیں، روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت میں مصروف عمل ہے انہی شعبوں میں سے ایک شعبہ "**مجلسِ تراجم**" ہے جو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا مختلف زَبانوں میں ترجمہ کرنے کی خدمت سَراَنجام دے رہی ہے تاکہ اردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیضیاب ہوسکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** **اِنْ شَآءَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دنیا کی مختلف زبانوں میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف اور مکتبۃ المدینہ کی کتب ورسائل کا ترجمہ ہو چکا ہے ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃ المدینہ کی کتب ورَسائل کا خود بھی مطالعہ (Study) کریں اور اپنے دوست واحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو !

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

متوکلین کے واقعات:

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ہم تَوَکُّل کے بارے میں سن رہے ہیں، جسے تَوَکُّل کی نعمت مل جائے وہ بڑا خوش نصیب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے توکل کی صفت سے مُتَّصِف ہوتے ہیں۔ آیئے! تَوَکُّل کا جذبہ بڑ توکل کرنے والوں کی دو(2) حکایات سنتے ہیں۔

شیطان میرا خادم ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ایوب حَمَّال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک مُتَوَکِّل نوجوان رہتا تھا۔ وہ عبادت وریاضت اور تَوَکُّل کے معاملے میں بہت مشہور تھا۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ لیتا۔ جب بھی کھانے کی حاجت ہوتی اپنے سامنے سِکّوں سے بھری ایک تھیلی پاتا۔ اسی طرح وہ اپنے شب وروز عبادتِ الٰہی میں گزارتا اور اسے غیب سے رزق دیا جاتا۔ ایک دفعہ لوگوں نے اس سے کہا: ''اے نوجوان! تو سِکّوں کی وہ تھیلی لینے سے ڈر! ہو سکتا ہے شیطان تجھے دھوکا دے رہا ہو اور وہ تھیلی اسی کی طرف سے ہو۔ ''نوجوان نے کہا: ''میری نظر تو اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف ہوتی ہے، میں اس کے علاوہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتا، جب میرا مولیٰ عَزَّوَجَلَّ مجھے رزق عطا فرماتا ہے تو میں قبول کرلیتا ہوں۔ بالفرض اگر وہ سکوں کی تھیلی میرے دشمن شیطان کی طرف سے ہو تو اس میں میرا کیا نقصان بلکہ مجھے فائدہ ہی ہے کہ میرا دشمن میرے لئے مُسَخَّر کر دیا گیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے میرا خادم بنائے رکھے۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میرا سب سے بڑا دشمن خادم بن کر میری خدمت کرے اور میں اس کی طرف نظر نہ رکھوں بلکہ یہ سمجھوں کہ میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ مجھے دشمن کے ذریعے رزق عطا فرما رہا ہے۔ اور واقعی تمام جہانوں کو وہی خالقِ کائنات رزق عطا فرماتا ہے جو میرا معبود ہے۔ مُتوکل نوجوان کی یہ بات سن کر لوگ خاموش ہو گئے اور سمجھ گئے کہ اس کو واقعی غیب سے رزق دیا جاتا ہے۔ (عیون الحکایات ج۲، ص۱۰۵)

اسی طرح توکل سے مُتَعَلِّق ایک اور بہت پیاری حکایت سُنئے، چنانچہ

www.dawateislami.net

انوکھی شہزادی:

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "فیضانِ سنت " صفحہ 501 پر ہے:
حضرتِ سیِّدُنا شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادی جب شادی کے لائق ہوگئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیاتب آپ نے (وہ رشتہ) ٹھکرادیا اور مسجد مسجِد گھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاشنے لگے۔ ایک نوجوان پر ان کی نگاہ پڑی جس نے اچّھی طرح نَماز ادا کی اور گڑ گڑا کر دُعا مانگی۔ شیخ نے اُس سے پوچھا، تمہاری شادی ہوچکی ہے؟ اُس نے نَفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا، کیا نِکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قراٰنِ مجید پڑھتی ہے، نَماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت ہے۔ اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رِشتہ کریگا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں! لو یہ کچھ دِرہم، ایک دِرہم کی روٹی، ایک دِرہم کا سالن اور ایک دِرہم کی خوشبو خرید لاؤ۔ اِس طرح شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی دُخترِ نیک اختر کا نِکاح اُس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دُولہا کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اُس نے پوچھا، یہ روٹی کیسی ہے؟ دُولہا نے کہا، یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھی ہے۔ یہ سُن کر وہ واپَس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا، مجھے معلوم تھا کہ شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی، میں آپکی مُفلِسی کے باعِث نہیں جارہی بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ پر آپ کا یقین بَہُت کمزور نظر آرہا ہے جبھی توکل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالح کیسے کہدیا! دُولہا یہ سُن کر بَہُت شرمِندہ ہوا اور اُس نے کہا، اس کمزوری سے معذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا، اپنا عُذر آپ جانیں البتّہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وَقت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جاکر روٹی خیرات کر دی اور ایسی دَرویش خَصلت انوکھی شہزادی کا شوہر بننے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (روضُ الریاحین ص ۱۹۲، ملخصًا)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دیکھا آپ نے! مُتَوَکِّلین کی بھی کیا خوب ادائیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوُجُود ایسا زبردست توکُّل کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقینِ کامِل کی بہاریں ہیں کہ جس خدا عَزَّوَجَلَّ نے آج کِھلایا ہے وہ آئندہ کل بھی کِھلانے پر یقینا قادر ہے۔ چرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھا لینے کے بعد دوسرے وقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فطرت میں ہی نہیں۔ مُرغی کا توکُّل مُلاحَظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسبِ ضَرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہادے گی۔ گویا یہ مرغی خاموش مُبلِّغہ ہے! اور ہمیں نصیحت کر رہی ہے کہ اے لوگو! برسوں کا جَمع کر لینے کے باوُجُود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایکبار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہو جاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلا دے گا۔ کاش! کہ ہمیں بھی توکل کی نعمت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج کا بے عمل مسلمان توکل تو دور فقط ایک لقمہ کے لئے بعض اوقات قتل و غارت گری تک پہنچ جاتا ہے۔ ڈھیروں ڈھیر مال و دولت اور عمدہ غذائیں ہونے کے باوجود دوسروں کے مالوں پر نظریں جمی ہوتی ہیں، رہنے کی اچھی جگہیں ہونے کے باوجود دوسروں کے بنگلوں اور کوٹھیاں ہتھیانے کے طریقے سوچتا ہے، کبھی دوسروں کا مال ہتھیانے کے لیے ڈکیتی اور چوری سے کام لیتا ہے تو کبھی دھمکیوں کے ذریعے لوگوں کے مال پر قبضہ جماتا ہے اور انہیں خوف زدہ کرتا ہے، ان سب باتوں کا بنیادی سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تَوَکُّل نہ ہونا ہے۔ حالانکہ ایک بندے کے لیے یہی بات کافی ہونی چاہیے کہ جتنا اس کے نصیب میں ہے اسے ضرور مل کر رہے گا، وہ رب جو پتھروں میں موجود کیڑوں کو رزق دینے پر قادر ہے وہ میرے پیٹ کے لیے بھی اسباب بنا دے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دوسروں سے ان کا مال چھیننا تو دور دوسروں پر بھروسا کرنے سے بھی کتراتے ہیں، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگل میں پہنچا تو زادِ راہ کچھ نہ تھا،

www.dawateislami.net

مجھے شدید بھوک کا احساس ہوا، تو دور ایک بستی نظر آئی میں خوش ہو گیا، لیکن پھر اپنے اوپر یوں غورو فکر کیا کہ میں نے دوسروں پر بھروسہ (Trust) کیا ہے اور دوسروں سے سکون حاصل کرنا چاہا، لہٰذا میں نے قسم کھائی کہ بستی میں اس وقت تک داخل نہ ہوں گا، جب تک اُٹھا کر نہ لے جایا جائے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے ایک گڑھا کھود کر اس کی ریت میں اپنے جسم کو سینہ تک چھپالیا، آدھی رات کو ایک بلند آواز آئی، اے بستی والوں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ولی نے اپنے آپ کو ریت میں چھپالیا ہے تم ان کے پاس جاؤ، لوگ آئے اور مجھے ریت سے نکالا اور اٹھا کر بستی میں لے گئے۔

(احیاء العلوم، ۳۳/۴ بتغیر قلیل)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! غور کیجئے! حضرتِ سَیِّدُنا ابُوسعید خراز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کیسا پختہ یقین اور کامل بھروسہ تھا کہ بھوک کی شدت میں ایک بستی کے نظر آنے پر خوش ہونے کو بھی توکُّل کے خلاف سمجھا، توکل کا یہ اعلیٰ مرتبہ انہی کا حصہ تھا، ہمیں چاہیے کہ اسباب کے اختیار کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسہ کریں اور اس پر کامل یقین رکھیں۔ توکُّل کی صفت پیدا کرنے سے بندہ جہاں اس دنیا کی بے شمار آلودگیوں سے بچ جاتا ہے وہیں آخرت میں کامیابی کیلئے بھی تَوکُّل کی صفت بہت کام آتی ہے۔ آیئے اسی بارے میں ایک حکایت سنتے ہیں۔

توکل بہترین چیز ہے:

حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ آیئے ہم اور آپ یہ عہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جو بھی پہلے وصال کرے وہ خواب میں آکر اپنا حال دوسرے کو بتادے میں نے کہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں مومن کی روح آزاد رہتی ہے روئے زمین میں جہاں چاہے جا سکتی ہے اسکے بعد حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہو گیا پھر میں ایک دن قیلولہ (دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے آرام)

www.dawateislami.net

کررہاتھاتواچانک حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے سامنے آگئے اور بلند آواز سے انہوں نے کہا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ**، میں نے جواب میں:**وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ**، کہااوران سے دریافت کیاکہ وصال کے بعد آپ پر کیاگزری؟اورآپ کس مرتبہ پر ہیں؟ تو انہوں نے فرمایاکہ میں بہت ہی اچھے حال میں ہوں اورمیں آپ کو یہ نصیحت (Advise) کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے رہیں، کیونکہ توکل بہترین چیز ہے، توکل بہترین چیز ہے، توکل بہترین چیز ہے اس جملہ کو انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (شواھد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد ودلایلی...الخ، سلمان فارسی...الخ، ص۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! معلوم ہوا کہ توکل دنیاو آخرت دونوں کے لئے مفید ہے، آیئے! اس کے مزید دنیوی واُخروی فوائد سنتے ہیں۔

توکل کے فوائد:

(1)توکُّل کرنے والے پریشانیوں سے **محفوظ** ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میرے مرشدِ برحق نے بیت الجن سے دمشق جانے کا ارادہ فرمایا بارش کی وجہ سے مجھے کیچڑ میں چلنے میں دشواری ہو رہی تھی مگر جب میں نے اپنے مرشد کی طرف دیکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کپڑے اورجوتیاں خشک تھیں، میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی(اوراس حیرت انگیز واقعے کی حکمت دریافت کی)تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں!جب سے میں نے توکُّل کی راہ میں اپنے ارادے کو ختم کر کے باطن کولالچ کی وحشت سے **محفوظ** (Safe) کیاہے اس وقت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے کیچڑ سے بچالیاہے۔ (کشف المحجوب، ص۲۵۵) یعنی توکل کی برکت سے دُنیوی مصیبتوں سے مجھے آزادی دے دی گئی ہے۔

(2) توکل مخلوق کی مُحتاجی سے بچالیتا ہے بلکہ توکُّل اگر کامل ہو تو لوگ توکُّل کرنے والے کے مُحتاج ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص صدقِ نیت سے اللہ سُبحانہ وتعالیٰ پر توکل کرے، تو اُمراء اور غیر اُمراء سب اس کے محتاج ہو جائیں گے، اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہو گا، کیونکہ اس کا مالک عَزَّوَجَلَّ غنی وحمید ہے۔(منہاج العابدین، ص ۱۰۴)

(3) میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ہماری کامیابی میں سب سے بڑا کردار ذہنی اور قلبی سکون کا ہوتا ہے اور اس کی بدولت ہی انسان دنیا و آخرت میں سرخرو ہوتا ہے۔ یقیناً ذہنی و قلبی سکون مال و دولت سے زیادہ بیش قیمت خزانہ ہے اور یہ توکُّل کی برکت سے حاصل کرکے دولت مند بنا جاسکتا ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے شیخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر دفعہ مجلس میں فرمایا کرتے تھے۔ اپنی تدبیر اس ذات کے سپرد کر دے جس نے تجھے پیدا فرمایا تو راحت پائے گا۔ (منہاج العابدین ص ۱۱۳)

(4) توکل کی بے شمار برکتوں میں سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت ایمان کی حفاظت ہوتی ہے کیوں کہ شیطان جب کسی کے ایمان پر حملہ (Attack) ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین اور بھروسہ کمزور کر دیتا ہے لہٰذا اگر آپ اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتی ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ کیجیے چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ میری ایک نیک آدمی سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ”حال تو ان کا ہے جن کا ایمان محفوظ ہے۔ اور وہ صرف متوکلین ہی ہیں جن کا ایمان محفوظ ہے۔(منہاج العابدین، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! توکل کے فوائد ہم نے سنے، توکل پریشانیوں سے حفاظت، مخلوق کی محتاجی سے بچنے، ذہنی و قلبی سکون کے حصول کے ساتھ ساتھ ایمان کی سلامتی کا باعث بھی ہے۔ اسی طرح توکل نہ کرنے سے پریشانیوں میں مبتلا ہونے، مخلوق کی محتاجی، ذہنی و قلبی بے چینی میں رہنے کے ساتھ

www.dawateislami.net

ساتھ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ (Risk) ہے۔اس لیے ہمیں ہر وقت اپنے رحیم، کریم رب عَزَّ وَجَلَّ کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے، اس سے اچھی امید رکھنی چاہیے اور ہر وقت اس سے توکل، قناعت اور کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

بیان کا خلاصہ:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آج ہم نے **قناعت** اور **توکُّل** سے مُتعَلِّق بیان سُنا جس سے ہمیں معلوم ہوا کہ **قناعت** اور **توکل** ایمان میں ترقی، عمل میں بہتری اور بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد پانے کا سبب ہیں۔

1. **قناعت** اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی عادت ہے، **قناعت** کرنے والے دنیا کے بے شمار غموں اور پریشانیوں سے نجات پاجاتے ہیں۔
2. **قناعت** بندے کو حرص اور لالچ سے بچائے رکھتی ہے۔
3. **قناعت** بندے سے دُنیا کی مَحبَّت ختم کرنے کا سبب ہے۔
4. **قناعت** کرنے والا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے **مدنی حبیب** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں محبوب بنتا ہے۔
5. اسی طرح **توکل** بندۂ مومن کے دل میں نورِ ایمان کو مزید بڑھاتا ہے، پریشانیوں اور مصیبتوں میں **توکل** ہی استقامت، صبر اور برداشت کا درس دیتا ہے۔
6. **توکُّل** کرنے والے کو دُنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **توکل** اور **قناعت** کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں

اورآداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں ۔ تاجدارِ رسالت ، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت ،نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ الصابیح،کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة،۷ ۱/ ۹ ،حدیث:۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ "**101 مدنی پھول**" سے ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔☆ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کیجئے۔(دُرِّمُختار، ج ۹ ص ۶۶۸) صدرالشریعہ، بدرُ الطریقہ مولینا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں منقول ہے جو جمعہ کے روز ناخن ترشوائے(کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین 3 دن زائد یعنی دس دن تک، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّ الْمُحتَار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶،۲۲۵)★ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیش خدمت ہے پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں، مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے،اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔(دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) ☆ پاؤں کے ناخُن

www.dawateislami.net

کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیجئے ☆ جنابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ☆ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اوراس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے ☆ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دفن کر دیجئے اوراگر ان کو پھینک دیں تو بھی حرج نہیں ☆ ناخن کا تراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیت الخلا یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے ☆ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر انتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس 40 دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے ☆ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج ۲ ص ۶۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمائیے

www.dawateislami.net